مغربی تہذیب کے مظاہر کو روکنے میں نہ صرف کامیاب نہیں ہوتے ہیں، بلکہ انھیں اس کی فکر بھی نہیں ہے"۔ وہ دیگر تراکیب کے ساتھ ساتھ گھر میں روزانہ اہل خانہ کے ساتھ ذکر و فکر کی مجالس منعقد کرنے پر بھی زور دیتے ہیں۔

ایک مضمون میں معروف سندھی شاعر اور دانش ور شیخ ایاز کی نئی کتاب "تو پشت پناہ اور تو سایہ" (دعاؤں کا مجموعہ) کا تعارف کرایا گیا ہے۔ شیخ موصوف ایک زمانے میں سندھ میں ترقی پسندی اور مذہب بیزاری کی علامت سمجھے جاتے تھے اور ان کی شاعری نے ہزاروں نوجوانوں کے ذہنوں میں تشکیک کے کانٹے بوئے۔ جناب بھٹو، ان کی کتاب کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ یہی شیخ ایاز اب توحید پرست اور اسلام کے علمبردار بن چکے ہیں۔ وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ــــــــ ان کے نزدیک کراچی کے مسئلے کا حل "ایمان، عمل صالح، اخلاقی قوت اور انسانی اقدار" میں مضمر ہے۔

اہم بات تو یہ ہے کہ مصنف کی تحریر میں دردمندی اور اپنے معاشرے کے ساتھ ہمدردی کا وہ گہرا جذبہ موجود ہے جو کسی تحریر کو پرتاثیر بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ (ر-ہ)

Business Ethics in Islam، مشتاق احمد، ناشر: انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک تھاٹ اور انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اکنامکس، ۲۸ ایف - ۱۰/ ۲- اسلام آباد- صفحات: ۲۱۰- قیمت: درج نہیں۔

اسلامی یونی ورسٹی ملایشیا اور جامعہ پشاور کے ڈاکٹر مشتاق احمد کا یہ پی ایچ ڈی تحقیقی مقالہ ٹمپل یونی ورسٹی میں ڈاکٹر اسماعیل فاروقی کی رہنمائی میں ۱۹۸۰ میں لکھا گیا تھا۔ ۱۹۹۵ میں صاحب مقالہ کے انتقال کے بعد، پروفیسر شریف المجاہد اور ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری نے اسے ایڈٹ کیا، اب مذکورہ بالا دو وقیع اداروں کے باہمی تعاون سے شائع ہوا ہے۔

تجارت ہمیشہ سے ہی انسانی زندگی کی اہم سرگرمی رہی ہے؟ لیکن آج کے دور میں تو اس نے اتنی اہمیت اختیار کر لی ہے کہ اہم بین الاقوامی سیاسی فیصلوں کے پیچھے اسی کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ سب ہی جانتے ہیں کہ اسلام نے تجارت کی حوصلہ افزائی کی ہے لیکن مسلم تجار کے لیے، زندگی کی ہر سرگرمی کی طرح، تجارت کے لیے بھی حدود اور ہدایات ہیں۔ جدید دور میں تجارت کے جو نئے ادارے، طریقے اور تکنیک رائج ہوئے ہیں ان کے بارے میں سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ یہ کہاں تک جائز ہیں۔ ضرورت ہے کہ تجارت کے اسلامی نظریے کو ایسی واضح شکل میں پیش کیا جائے کہ جدید تجارت کے کسی بھی طریقے کو اس پر پرکھا جا سکے۔ اسلامی لٹریچر میں اس موضوع پر بہت کچھ لوازمہ موجود ہے، خود قرآن سے بھی واضح رہنمائی ملتی ہے، لیکن اخلاقی تعلیمات کو اس دور کی تجارت کے تقاضوں کے تحت، تجارت کی اخلاقیات کے تحت منظم کرنے کا کام نہیں ہوا تھا۔ ڈاکٹر مشتاق احمد مرحوم کے اس مقالے